# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 17 اکتوبر 2016ء بمطابق 15 محرم الحرام 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا○ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا○ وَاذْكُرِ اسْمَ
رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا○ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا○ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ
وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا○ نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا○ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ
فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا○ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا○ يُدْخِلُ مَن
يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔

(ترجمہ): اے محمد (ﷺ) ہم نے تم پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا ہے۔ تو اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق صبر کئے رہو اور ان لوگوں میں سے کسی بد عمل اور ناشکرے کا کہنا مانو۔ اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو۔ اور رات کو بڑی رات تک سجدے کرو اور اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ یہ لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہیں اور (قیامت کے) بھاری دن کو پس پشت چھوڑے دیتے ہیں۔ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے مقابل کو مضبوط بنایا۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے ان ہی کی طرح اور لوگ لے آئیں۔ یہ تو نصیحت ہے۔ جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا رستہ اختیار کرے۔ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو منظور ہو۔ بے شک خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کے لئے اس نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

## نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

محترمہ ڈپٹی سپیکر: We will start with ‘Questions/Answers’: کوئسچن نمبر3843،

جناب اعزازالملک صاحب، جناب اعزازالملک صاحب، پلیز دا کوئسچن نمبر به اوو اییئ بنه، 3843، جناب اعزاز الملک صاحب۔

جناب اعزازالملک افکاری: شکریہ میڈم سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کے توسط سے اس معززایوان کی توجہ مفاد عامہ کے اہم مسئلے کی طرف مبذول کراناچاہتاہوں۔۔۔۔

سید مفتی جانان: سوال د اووایه جی، دا خو سوال نه دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 3843 کوئسچن دے اعزاز الملک صاحب،اعزاز الملک صاحب، ‘Question/Answers’ Session دے۔

جناب اعزازالملک افکاری: سوالات۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 3843 _ جناب اعزازالملک افکاری: کیاوزیر زراعت ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ زراعت پشاورڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں تعینات افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفاتر میں بطور ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ، سرکاری گاڑیاں،ٹرک ومشینریاں عرصہ درازسے موجودہیں;

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ زراعت پشاورڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اوردفاتر میں تعینات افسران کوفراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تعداد، آفیسر کانام، عہدہ، گریڈ، گاڑی کانام، ماڈل نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ دفاتر میں عرصہ درازسے ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیوں، ٹرک ومشینریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز عرصہ خرابی، خرابی کی نوعیت ولاگت مرمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ گنڈاپور(وزیر زراعت) (جواب پارلیمانی سیکرٹری زراعت نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔(صرف گاڑیاں)۔

(ج) (i) محکمہ زراعت پشاور ڈویژن میں شامل ذیلی محکموں(آن فارم واٹر مینجمنٹ، سائل کنزرویشن، زرعی توسیع، زرعی تحقیق، زرعی انجینئرنگ)میں گاڑیوں کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل فراہم کی گئی)۔

(ii) تفصیلی جواب فراہم کی گئی)

جناب اعزاز الملک افکاری: میڈم سپیکر! (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت پشاور ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں تعینات افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفاتر میں بطور ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ، سرکاری گاڑیاں، ٹرک و مشینریاں عرصہ دراز سے موجود ہیں؛

(ج) اگر(الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ زراعت پشاور ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور دفاتر میں تعینات افسران کو فراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تعداد، آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ، گاڑی کا نام، ماڈل نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ دفاتر میں عرصہ دراز سے ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیوں، ٹرک و مشینریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز عرصہ خرابی، خرابی کی نوعیت و لاگت مرمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زرین ضیاء بی بی۔

محترمہ زرین ضیاء(پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): جناب سپیکر! جو انہوں نے سوال پوچھا ہے، ااس کا پورا جواب ساتھ لگا ہوا ہے اور پوری ڈیٹیل کے ساتھ انہیں جواب دیا گیا ہے۔ جتنا بھی انہوں نے پوچھا ہے، خراب گاڑیوں کی تعداد لیکن میں ان کے نالج کے لئے صرف اتنا بتانا چاہوں گی کہ اس وقت پشاور ڈویژن کا جو انہوں نے سوال کیا ہے، پشاور میں پورا جو ڈویژن ہے یا ڈائریکٹریٹ ہے، اس میں تین ڈائریکٹر جنرل، ڈائریکٹر (ریسرچ) اور ڈائریکٹر (ترناب) کا کام کر رہے ہیں اور ٹوٹل جو پشاور ڈویژن کے پاس اس وقت افسران کی تعداد ہے، وہ سو ہے، خراب گاڑیوں کی تعداد آٹھ ہے اور ٹوٹل گاڑیاں جو اس وقت پشاور ڈویژن

کے پاس ہیں، وہ اٹھائیس ہیں، تو ویسے تو جوانہوں نے کوئسچن کیا ہے، اس میں تمام ڈیپارٹمنٹس ہیں، Soil conservation کی ڈیٹیل، واٹر مینجمنٹ کی زرعی انجینئرنگ اور مردان، صوابی، پشاور سارا اس میں ہے اور ساری ڈیٹیل ہے لیکن ٹوٹل اس کو ویسے ہی بتانا چاہتی ہوں کہ افسران جو اس وقت سو ہیں تو اٹھائیس گاڑیاں پشاور میں ہیں اور گریڈ وائز جن کو گاڑیاں الاٹ ہوئی ہیں، وہ بھی اس جواب میں Mentioned ہیں۔ اگر باقی جو گاڑیاں ہیں، یہ پول میں کھڑی ہوتی ہیں اور وقتاً فوقتاً سٹاف چونکہ زیادہ ہوتا ہے تو ہر بندے کو گاڑی نہیں دی جاسکتی اور نہ As per rules یہ Allow ہے، تو پول میں گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں اور وقتاً فوقتاً جہاں بھی فیلڈ میں گاڑی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ وہاں پہ مہیا کی جاتی ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u> : جی اعزاز الملک صاحب۔

<u>جناب اعزاز الملک افکاری</u>: شکریہ میڈم سپیکر۔ دیکښې مسئله دا ده جی چې دا د کالونو نه ګاډی محکمه زراعت کښې ولاړ دی، ټولو محکمو کښې دی، که دیکښې دی، دیکښې دوئ یو تفصیل ورکړے دے چې دا یو لینډ کروزر چې د څلورو کالو نه ناکاره دے، په دیکښې دو لاکھ پچیس هزار روپئ په دې باندې لاګت راغی د مرمت او دا به د پچاس لاکھو روپو ګاډے وی او څلورو کالو نه دغه شان خراب ولاړ دے، پکار دے چې دا قسم ګاډی ولاړ وی، دا نیلام شی، دې نه قامی خزانې ته پیسې راشی۔ صورتحال خو د صوبې دغه دے، تاسو ته معلوم دے نو دا قسم څیزونه چې هغه بے ځایه باندې پراته وی یا د هغې نه هغه مواد او پرزې ویستې شی او د هغې په نتیجه کښې بیا د خرڅولو هم نه وی نو د دې څه حل راویستل پکار دی چې دا۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی زرین ضیاء بی بی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری (برائے زراعت)</u>: میڈم سپیکر، میرے نالج کے مطابق یہ ایک الگ سوال بنتا ہے جو یہ پوچھ رہے ہیں، ویسے جتنی بھی اگر خراب یا کوئی گاڑیاں ہوتی ہیں جو سکریپ میں ہم دے دیتے ہیں، وہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ اس کو آکشن نہیں کر سکتا، وہ آرٹی اے ڈیپارٹمنٹ یا ٹرانسپورٹ کے حوالے ہم کر دیتے ہیں اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اس کو Look after کرے گا، وہ پھر چاہے آکشن کرے جو بھی کرے، یہ ان کے Under آتا ہے اور باقی ویسے ان کے لئے بتانا چاہتی ہوں، یہ الگ ایک سوال ہے، اس کے

بارے میں اگر وہ کوئی رائے مانگتے ہیں تو Next سوال Put کریں اور ہم اس کا پوری ڈیٹیل کے ساتھ جواب دے دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اگر خراب گاڑیاں ہیں تو ان کا مطلب ہے کہ آر ٹی اے تو، آپ ان کو Pass on کر دیں، آر ٹی اے، منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں تو آئندہ کے لئے۔ جی، اعزاز الملک صاحب۔

جناب اعزاز الملک افکاری: زما خیال دے چې دا زما دا سوالات کمیټئ ته حواله شي، پورا تحقیقات به اوشي ځکه چې دا قسم جوابات خو، دا پورا د صوبې مسئله ده جي او بې حسابه ګاډي پراته دي او غیر ضروري۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: هغه خو ستاسو خوښه ده، هغه به هاؤس بیا دغه کړو خو زرین بی بی وائي چې دا آر ټي اے ته لیږل دي نو If she says چې دا In future کښې آر ټي اے ته به اولیږي نو I think چې هغه به قیصه ختمه شي۔ زرین بی بی۔

پارلیمانی سیکرٹری (برائے زراعت): جناب سپیکر، ان کو پوری ڈیٹیل مہیا کی گئی ہے لیکن ایک ایک ڈیپارٹمنٹ کے متعلق میں ان کو بتانا چاہتی ہوں، جیسے پشاور ڈویژن میں انہوں نے ایک ہمارے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں واٹر مینجمنٹ کے زیر استعمال جو گاڑیوں کی تعداد ہے، ہم نے ساری ان کو ڈیٹیل دی ہے۔ واٹر مینجمنٹ میں ہمارے پاس کوئی خراب گاڑی نہیں ہے، اسی طرح اسی ڈیپارٹمنٹ کا جو دوسرا انہوں نے سوال کیا ہے، وہ ہے Soil conservation, Soil conservation میں بھی کوئی ہمارے پاس خراب گاڑی نہیں ہے، جو ہمارے پاس خراب گاڑیاں ہیں وہ پشاور ڈویژن میں ہیں۔ جو لسٹ ان کو دی گئی ہے اور وہ پشاور ڈویژن میں بتا چکے ہیں، اب یہ کام آگے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کا ہے کہ وہ اگر ایکشن کرتے ہیں یا کیا کرتے ہیں، یہ ان کا کام ہے، یہ ہمارا کام نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منسٹر ٹرانسپورٹ، آپ اس میں کچھ Add کر لیں گے۔ You want to help Zareen Zia? وہ کہہ رہی ہیں کہ ٹرانسپورٹ کا کام ہے آگے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر، زه هم پرې خبره کول غواړم۔

Madam Deputy Speaker: Sana Ullah Sahib, you want to say something, related with this?

جی سپلیمنټری خو Regarding this Zareen Bibi خو څان کلیئر کړو، هغه وائی چې If you want نو Next Question راؤړئ کنه، هغه وائی چې کوم د ډیپارټمنټ دے او دا زما خیال دے اعزازالملک صاحب، تاسو به Next Question راوړئ I will take that او دا Next Question مو اووایئ، تاسو Next 3844 ته راشئ۔ 3844, Izaz-ul-Mulk Sahib, Izaz-ul-Mulk Sahib, next one, you can read your Question.

* 3844 _ جناب اعزاز الملک افکاری: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت مردان ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں تعینات افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفاتر میں بطور ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ، سرکاری گاڑیاں، ٹرک و مشینریاں موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ زراعت مردان ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور دفاتر میں تعینات افسران کو فراہم کی گئی سرکاری گاڑیوں کی تعداد، آفیسر کا نام، عہدہ، گریڈ، گاڑی کا نام، ماڈل نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ دفاتر میں عرصہ دراز سے ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال اسکریپ سرکاری گاڑیوں، ٹرک و مشینریوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز عرصہ خرابی، نوعیت خرابی و لاگت مرمت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ گنڈاپور (وزیر زراعت) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ (صرف گاڑیاں)۔

(ج) (i) محکمہ زراعت مردان میں شامل ذیلی محکموں (آن فارم واٹر مینجمنٹ، سائل کنزرویشن، زرعی توسیع، زرعی تحقیق، زرعی انجینئرنگ) میں گاڑیوں کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

(ii) خراب گاڑیوں کی تفصیل فراہم کی گئی)۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میډم سپیکر، د دې متعلق زه هم خبره کول غواړم، تاسو ما له اجازت راکړئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دومرہ لوئي آواز دے چې بغیر مائیک هم راځی، My God۔

(قہقہے)

Madam Deputy Speaker: Come on, Izaz ul Mulk Sahib.

جناب اعزاز الملک افکاری: جی میډم، اصل مسئله دا ده چې دا قسم معاملات ایډمنسټریشن ډیل کوی، پکار دے چې هغوي د دې څه حل راوباسی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل حل، زرین ضیاء فلور آف دی هاوس باندې Agree شوه او هغوی وائی چې ما کوم واوریده د هغوی نه چې دا بل کوئسچن ستاسو Related separate دے، تاسو کوئسچن راوړئ، مونږ به ئے واخلو، تاسو Next Question ته ځئ۔

جناب اعزاز الملک افکاری: آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت مردان ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں تعینات افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جواب سے مطمئن ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب اعزاز الملک افکاری: یہ نیا کوئسچن ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نیا کوئسچن ہے، Carry on carry on, let him finish first نه نه، هغوی لا خلاص کړے نه دے کوئسچن، کوئسچن ئے نه دے خلاص کړے۔ وایئ تاسو، دا دوه پورشنز خو پاتې دی د کوئسچن، وایئ۔

جناب اعزاز الملک افکاری: آیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت مردان ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں تعینات افسران کو سرکاری گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم سپیکر! فاضل ممبر صاحب سپلیمنٹری کوئسچن کریں اس کے اوپر، اور کوئسچن پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے ایوان کے اندر، جواب ہم سب کو مل گیا ہے، وسپلیمنٹری کوئسچن کریں۔

جناب اعزاز الملک افکاری: دوسرا کوئسچن ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق صاحب، یہ نیکسٹ کوئسچن ہے۔

Minister for Higher Education: Answer is taken as read, Answer is taken as read and any Member can ask supplementary question on that.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زرین ضیاء بی بی۔

محترمہ زرین ضیاء (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): میڈم سپیکر! ان کو پورا کلیئر ہے کہ جو بھی انہوں نے مانگا ہے، وہ پورا جواب ہم اس میں دے چکے ہیں، جیسا یہ کہہ رہے ہیں کہ محکمہ زراعت مردان ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور دفاتر میں افسران کو فراہم کی گئی گاریوں کی تعداد، نام، عہدے، لسٹ، اب اس میں جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں، پورے مردان ڈویژن کی پوری ڈیٹیل، افسران کی گاڑیاں، لسٹ ساری اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے، یہ سب ہم دے چکے ہیں، تو یہ خود میرے ممبر صاحب اس کو پڑھیں کیونکہ یہ بھی ابھی آئے ہیں، انہوں نے پوری سٹڈی اس کو نہیں کیا، تو یہ پوری طرح پڑھ لیں، اگر پھر بھی اس میں کوئی بھی ایسی چیز ہو کہ اگر ان کے ذہن میں آتا ہے اور وہ اس سے مطمئن نہیں ہیں تو میں ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلالوں گی، ان کو بھی بیٹھادوں گی اور کوئی بھی چیز ہے، وہ ہم وہاں پہ ان کے لئے کلیئر کردیں گے۔

جناب اعزاز الملک افکاری: میډم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب اعزاز الملک افکاری: دا جوابات که زه اوګورم که او نه ګورم، ما ته د دې محکمو صورتحال معلوم دے، د يو افسر د بچو د پاره څان له ګاډے وی، د هغه د خادمانو د پاره څان له ګاډے وی، Entitled هم نه وی او هم دغه شان ګرځی را ګرځی۔ دويم زه خو په دې تول ډيپارټمنټ باندې ګرځمه او بلها د خدائے په سلګونو ګاډی هلته پراته دی او ټائرونه ئے دغه شان او قيمتی ګاډی دی، زه دا وايم چې د دې صوبې داسې مالی حالت خو دغه دے جی چې زمونږ کارونه ولاړ دی نو پکار دا دی چې دا قسم که سکريپ ئې پرې خرچ کړے وے هم خزانې ته څه آمدن خو به راغلے وے کنه جی، دا خبره کوؤ د محکمو د پاره د دې حل راويستل پکار وی۔ کم از کم هغه ځائې پرې خالی شی، د پارکنګ مسئله ده دفاترو مخې ته او د دوئ مخې ته دا قسم ګاډی ولاړ وی نو دا ډيره لويه المیه ده نو کميټئ ته ئے اولېږئ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: که سيکرټری ايګريکلچر ناست وی نوزرين ضياء چې تاسو به اعزاز الملک صاحب څان سره کښينوئ او Next week کښې Within a week

که دوئ کلیئر نشو او که دوئ Satisfied نشو، دوئ به بیا دا دغه ته روړی او بیا به ئے زه اخلم دغه کبنې۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جناب سپیکر! میں اس بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں، جیسے ہمارے ممبر صاحب نے کہا، بالکل یہ صحیح کہہ رہے ہیں لیکن یہ ایک دوسرا کوسچن بنتا ہے، اس میں انہوں نے یہ کوسچن نہیں پوچھا کہ ان کا نقصان ہو رہا ہے گاڑیوں کا، یہ نیکسٹ کوسچن بنتا ہے، یہ آئیں اور اس کو نیکسٹ کوسچن میں Put کریں، اس کے باوجود بھی جو یہ صوبے کی ان کو فکر ہے، ہمیں بھی فکر ہے، ہمارے ساتھ آکر بیٹھ جائیں، جو بھی اس کا ہوگا، ہم اس کا مسئلہ حل کردیں گے۔ تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ بس یہ نیکسٹ اس میں ڈسکس کرلیں گے انشاء اللہ اور اگر Satisfied نہیں ہوئے تو Then I will take it to the, I mean پھر آپ جو بھی کہیں گے اعزاز صاحب! پھر ہم وہ کریں گے۔

## اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کچھ چھٹیوں کی درخواستیں ہیں: اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، ایم پی اے، محمد علی، ایم پی اے، راجہ فیصل خان، ایم پی اے، اعظم خان درانی، ایم پی اے، محترمہ دینا ناز، ایم پی اے، انور حیات خان، ایم پی اے، عزیز اللہ خان، ایم پی اے، الحاج صالح محمد خان، ایم پی اے، میاں ضیاء الرحمن، ایم پی اے، سردار فرید احمد خان، ایم پی اے، محترمہ معراج ہمایون، ایم پی اے آج کے لئے، Leave may be granted, you agree? Say ‘Yes’, please.

(تحریک منظور کی گئی)

Madam Deputy Speaker: Okay, Call Attention:

مفتی سید جانان: میڈم سپیکر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: زه یو خبره کول غواړمه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: You want، دې سره Related ده ستاسو؟

مفتی سید جانان: یو ضروری خبره ده، په هغې خبره کول غواړم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا ایجنډا خو ډیره وړه ده، Let me finish.

مفتی سید جانان: پینځو منټو کښې ختمیږی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زه ګهړئ ته ګورم، پینځو منټو ته ګورم، څلور بجې دی اوس، بنه مفتی سید جانان صاحب۔

## رسمی کارروائی

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترمې، زه ستاسو په وساطت باندې د دې ټول ایوان ملګرو خاص کر د عاطف خان، د ایجوکیشن منسټر او د جماعت اسلامی ملګرو توجه یوې اهمې خبرې طرف ته اړول غواړم او د دې ټول ایوان علم کښې دا خبره راوستل غواړم چې د دې مخکښې ورځو تقریباً یو څلور روځې یا پینځه ورځې به کیږی، د جماعت اسلامی صوبائی امیر دا بیان ورکړے دے چې پی ټی آئی حکومت نصاب تعلیم کښې تبدیلی راوستلو کوشش کوی او د دې د پاره هغوی یو ماحول جوړ وی او د خپلو مقاصدو حاصلولو د پاره مطلب دا دے دا هغوی لګیا دی۔ محترمې، تاسو ته به غالباً دا خبره یاده وی، کله دا حکومت جوړ شو، د پی ټی آئی او د جماعت اسلامی مشترکه حکومت جوړ شو، دغه حکومت کښې د پی ټی آئی او د جماعت اسلامی بنیادی نزع په دغه محکمه تعلیم باندې وه چې دا منسټری به چا ته ملاویږی؟ یو وخته پورې دا اوچلیده خو دا بیا حل شوله او بیا دغه اسمبلئ ته راغله او بار بار خلقو خبرې اوکړلې چې دا خلق چې دا کوم حکومت کښې راغلی دی، دا نصابی تعلیم کښې تبدیلئ راوستل غواړی۔ دا خبره دلته راغلله او مونږ واک آؤټ اوکړولو، عنایت الله صاحب اوس دلته نشته دے، اسرار الله ګنډاپور صاحب الله پاک دې هغه غریق رحمت کړی، هغه دلته کښې نشته دے او عاطف خان، د اپوزیشن لیډر کمرې کښې مونږ کښیناستو، هلته مونږه ته راغلو مونږ ته ئې دا یقین دهانی اوکړه چې دا خلق هسې خبرې کوی، د دې هیڅ حقیقت نشته دے، مونږ نصاب تعلیم کښې هیڅ قسمه تبدیلئ اراده نه لرو، په هغې باندې مونږ مطمئن شولو۔ اوس بیا د ستاسو اندرون خانه د ستاسو کور نه دا خبرې راوځی چې موجوده حکومت نصاب تعلیم کښې تبدیلی راوستل غواړی۔ جماعت اسلامی والا چې کوم ملګری دلته

ناست دی، زه د هغوی خدمت کښې دا عرض کوم چې تاسو خو د اسلامی فلاحی ریاست پاکستان په نوم باندې ووټ د خلقو نه اخستے دے او ته بیا دغه خلقو سره ناست یی، دغه سره کښینې او دغو سره پاڅیږې او ته یوه خبره کوې او بهر ته مطلب دے چې دا کوم قیادت هغه بل شان خبره کوی، بیا مو محترمې لږېرورځې مونږه او تاسو ټولو ته پاتې دی، مونږ به د عوامو مخې ته ورځو، عوامو نه به ووټ غواړو یا به د اسلام په نوم باندې غواړو یا به په بل نوم باندې غواړو۔ زما د جماعت اسلامی ملګرو ته دا درخواست دے چې دا دو رنګی نه ده، د دې نه اوځئ یا خو د خپل د صوبائی صدر هغه بیان تردید اوکړئ، چې د ستا صوبائی صدر یو پریس ریلز جاری کوی اخبارونو کښې راغی چې صوبائی حکومت موجوده صوبائی حکومت نصاب تعلیم کښې تبدیلی راولی او بل زما دغه حکومت ته دا درخواست وی چې د خپلو وعدو ایفا کوئ، وعدې اوکړئ، دا ټول ذمه دار خلق دی، منسټر وعده اوکړی، وزیر وعده اوکړی او بیا خپلې وعدې نه وعده خلافی کوی۔ د دې باره کښې رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمائیلی دی چې دا د صحیح سړی علامه نه ده، دا صحیح سړے نه دے او بل زمونږ اپوزیشن لیډر تشریف فرما دے، زه دا عرض کوم چې که دا حکومتونه د چا په اشارو باندې نصاب تعلیم کښې تبدیلی راوستل غواړی، مونږ به د دوئ بهرپور مزاحمت کوؤ۔ نصاب تعلیم خو هسې تباه دے، څه شے دی پکښې، کتابونه تاسو اوګورئ، داسې خبرې ورکښې شروع دی چې هیڅ شے نشته دی۔ یو مصلی چرته بنګړی ورسره وو، پولیس ورله لته ورکړې ده چې دا څه شے دی؟ ورته ئے اووئیل چې حوالدار صاحب که بله لته دې ورکړه نو دا هیڅ شے نه دی۔ (تالیاں) نصاب تعلیم خو هسې ختم دے، نصاب تعلیم کښې خو څه شے نشته دے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب! بس تاسو پینځه منټه غوښتی وو جی۔

مفتی سید جانان: زه دې اسمبلئ کښې بی بی، زه وایم چې د دې نه اهمې خبرې نه کیږی، دا اسمبلئ مونږ ګورو، زه به دا خبره کوم او زه به صوبائی حکومت ته دا درخواست کوم چې که نصاب تعلیم اوچهیړلے شو نو بیا به دا اسمبلی په دغه ډول باندې نه چلیږی، بیا به دلته اوسه پورې مونږ د شرافت، د عزت او د غه

پښتنو د اقدارو خیال ساتلے دے ، بیا به اقدار و نه خبره وتلې وی، بیا به د پښتو تهذیب او ثقافت نه خبره وتلې وی، بیا به هغه خبره کوؤ چې زمونږ په خبره باندې به تاسو خفه کیږئ او ستاسو خبره باندې به مونږ خفه کیږو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): تھینک یو میڈم سپیکر، مفتی جانان صاحب نے جس طرف توجہ دلوائی ہے، میں نہیں سمجھتا کہ جماعت اسلامی ہو یا کوئی بھی جماعت ہو یا تحریک انصاف ہو ،ہم اسی فلور پہ ہم نے سود کے خلاف بل پاس کیا ہے اور یہ کبھی بھی نہ سوچا جائے کہ تحریک انصاف اور کولیشن پارٹنرز کی گورنمنٹ ہوگی اور خدانخواستہ، خدانخواستہ نصاب میں کوئی ایسی چیز شامل کی جائے گی جو شعائر اسلام کے خلاف ہو، جو ہماری روایات اور ٹریڈیشنز کے Against ہو، ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک ادارہ ہے Curriculum of Education، جس کا کام یہ ہے کہ نصاب کے اندر وہ، ان کا کام ہی صرف یہ ہے کہ وہ اور جدت لاتے رہتے ہیں، جدت سے مراد میری یہ ہے کہ موجودہ حالات کے مطابق کوئی جنرل نالج کی چیز کی ایڈیشن کی ضرورت ہے تو وہ Incorporate کی جائے ، موجودہ حالات کے تحت اگر کوئی Inventions ہو رہی ہیں سائنس کے اندر تو ان کو Incorporate کرنے کی ضرورت ہے تو ان کو لائی جائیں یا معاشرے کے بگاڑ کو درست کرنے کے لئے کوئی اور نئی حدیث اس کے اندر شامل کرنی ہے، نصاب کے اندر، تو اس کو شامل کیا جائے تاکہ بچے جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں level "O" ان کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ تعلیم دی جا سکے۔ ہماری حکومت نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا کہ کوئی بھی چیز ہم نے اگر کی ہے تو ہم نے نہ صرف یہ ہے کہ اپنے کولیشن پارٹنرز کو On board کیا ہے بلکہ ہم نے اکثر و بیشتر چیزوں میں جو بہت Sensitive ہوتی ہیں، اس ایوان کو بھی ہم On board لیتے ہیں، So ایسی کوئی بات بھی نہیں ہے ،نہ جماعت اسلامی کو فکر کرنی چاہیئے، نہ کسی اور جماعت کو فکر کرنی چاہیئے، ڈیپارٹمنٹ کا جو Curriculum wing ہے، وہ اپنا کام کرتا رہتا ہے، وہ اپنی Suggestion لاتا رہتا ہے، آگے پھر گورنمنٹ اور ہم جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارا کام ہے کہ ہم اس میں سے کیا چیز Accept کرتے ہیں، کیا چیز Accept نہیں کرتے ، لیکن This I assure you Sir, Mufti Sahib کہ کوئی ایسی چیز ہم نصاب کے اندر لانے کا ایسا ارادہ نہیں رکھتے

جو شعائر اسلام کے خلاف ہو، جو ہماری روایات کے خلاف ہو، جو ہمارے اس صوبے کی ٹریڈیشنز کے Against ہو، ہم وہی چیز صرف لائیں گے یالانے کی کوشش کرتے ہیں، جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ جس کی اشد ضرورت ہواور جوان چیزوں سے ٹکراؤ بھی نہ رکھتی ہو، جیسے کوئی جدید Invention ہے یا کوئی اور چیز سائنس کے اندر آئی ہے یا کوئی جنرل نالج کی چیزیں،مزید اب آپ پچاس سال پرانے جنرل نالج نہیں پڑھاتے رہیں گے،آپ سوشل سٹڈی یاپاک سٹڈیز کے اندر ایڈیشنز کرتے رہتے ہیں چیزوں کی،تواس طرح کی چیزیں اسی Wing کا کام ہے،آپ تسلی رکھیں اس طرح کی کوئی چیز نہیں ہوگی جس سے کہ آپ کو یا کسی کو بھی کوئی تکلیف پہنچے۔

## توجہ دلاؤنوٹس

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay. Item No 7: Call Attention No. 926, Mr. Izaz ul Mulk, to please move his call attention notice.

<u>جناب اعزاز الملک افکاری</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر،میں وزیر برائے محکمہ خوراک کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کراناچاہتاہوں،وہ یہ کہ پورے صوبے میں بالعموم اور ملاکنڈ ڈویژن میں بالخصوص عرصہ دراز سے غیر معیاری اور مضر صحت پاپڑ/ چپس کا کاروبار عروج پر ہے، چونکہ پاپڑ/ چپس کے کارخانے بعض حریص اور لالچی لوگوں نے بغیر کسی اجازت نامے کے اپنے گھروں میں خفیہ طور پر کارخانوں میں غیر معیاری مصالحہ جات، غیر معیاری تیل اور چائنا نمک جیسے مضر صحت اجزاء شامل کرکے پورے صوبے اور قبائلی علاقہ جات میں سپلائی کیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: مشتاق صاحب! اس کو کسچن کاجواب آپ دیں گے پلیز، سنیں ذرا۔

<u>جناب اعزازالملک افکاری</u>: جس کی وجہ سے چھوٹے اور کم عمر بچے کم قیمت اور زائدالمیعاد مضر صحت پاپڑ اور چپس کھانے کے عادی ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے ہسپتالوں میں بچوں میں پیٹ، ہیضہ، یرقان، سکن اور انیمیااور دوسری بیماریوں کی وجہ سے خاطر خواہ اضافہ ہواہے۔چونکہ یہ مضر صحت پاپڑ ہر سکول کے ساتھ دکانوں بلکہ سکولوں کے اندر نہایت کم قیمت پر ہر جگہ دستیاب ہوتے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہناپڑرہاہے کہ خیبر پختونخوافوڈ سیفٹی اتھارٹی خواب غفلت کے مزے لے رہی ہے۔انہوں نے اپنے نونہالوں کو غیر معیاری اجزاء کھانے کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے جو کہ خیبر پختونخوافوڈ سیفٹی اتھارٹی ایکٹ سیکشن 23اور 24 کی

کھلم کھلا خلاف ورزی ہے، لہذا صوبائی حکومت خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اتھارٹی کو پورے صوبے میں خاص کر ملاکنڈ ڈویژن کے تمام اضلاع میں قائم غیر معیاری اور مضر صحت پاپڑ/ چپس بنانے والی فیکٹریوں، دکانداروں اور سپلائی میں ملوث گاڑیوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائے تاکہ غیر معیاری اور مضر صحت پاپڑ/ چپس سے اپنے نونہالوں کی زندگیوں کو بچایا جاسکے۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Mushtaq Sahib, before you start, I think it's not only in Malakand, it's every where, Being a Doctor, I see and it`s not only

کہ یہ Diseases جو انہوں نے لکھی ہیں، اس کے علاوہ ایک Carcinogenic ہے، اس میں جو رنگ Add کیا جاتا ہے، اس سے کینسر ہوتا ہے، تو پلیز یہ جو ہے تو یہ آپ جواب دیں ذرا۔

Minister For Higher Education: Thank you very much, Madam Speaker.

جناب شاہ محمد خان: میډم سپیکر، زه یو خبره کوم------

Madam Deputy Speaker: Related to this?

جناب شاہ محمد خان: جی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Shah Muhammad Sahib.

جناب شاہ محمد خان: شکریه میډم سپیکر۔ میډم سپیکر! افکاری صاحب چې کوم سوال کړے دے، هغه د بچیانو سره متصل دے نو دا یو اهم مسئله ده، په هر وخت کښې اخبارونو کښې راځي چې په بنوں کښې خناق بیماری وبائی شکل اختیار کړے دے۔ زه پخپله هسپتالونو ته تلے یمه او تیس پینتیس بچیان مړه شول په یو هفته کښې، نو زه وزیر صحت ته دا هم ریکویسټ کوم چې کوم د خناق انجیکشنز دی، چې اولیږی چې زر نه زر بنوں هسپتال ته ورسی۔ شکریه

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو خو It's not related to this, دا خو Related to the Food دے، او کے، مشتاق صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر، زه یو خبره کوم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay, related to this? Okay, carry on: ثناءالله صاحب، ثناءالله صاحب، د ثناءالله صاحب مائیک آن کړئ، پلیز۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه میډم، زما درخواست دا دے، شاه محمد خان پا څیدو نو وئیل چې دې سره Related دے نو اجازت ورته ملاویږی خو که مونږ پاڅو نو گنهگاریږو، زه اوس په دې نه پوهیږم چې دا ولې؟ میډم سپیکر، دا مخکښنۍ خبره چې وه، دا سوال او جواب چې وی، د دې ټول ایوان ته دا جواب وی، دا یو ته نه وی چا چې سوال کړے وی، نو هغې سره Related نور چې وی نو هغه خپل ضمنی سوالات راوړئ او تاسو مونږه ته اجازت نه راکوئ، زه په دې خبره پوهه نه یم چې وجه څه ده؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Just wait for one second. The "waja" is, because چې چا کوئسچن کړے وو هغه Satisfied شو۔ When the Question چې چا Oppose کړے وو، هغه Satisfied شی Then no body has------

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم، د Satisfaction خبره خو په خپل ځائې ده۔

Madam Deputy Speaker: Okay. If you want related to this, otherwise I am going ahead.

دې پا پرو سره Related؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: دې سره زه هیڅ کار نه لرم خو دغه مخکښنۍ غلطه د کړی ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، نشته دے نو مشتاق غنی صاحب! Carry on۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، میڈم سپیکر! جس طرف فاضل ممبران نے نشاندہی کی ہے، اس پر صوبائی حکومت Well aware ہے اور ہمارے دور میں آپ دیکھیں تو نہ صرف فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے بلکہ تحصیل مونسپل ایڈمنسٹریشن کے ذریعے اور ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز کے ذریعے اس چیز پر قابو پانے کی بے پناہ کوشش کی گئی ہے، اس پر فوڈ انسپکٹرز بھی Involve کئے گئے ہیں، اس پر ڈرگ انسپکٹرز بھی involve کئے ہیں اور اور تمام ادارے تاکہ صوبے کے اندر کوئی بھی غیر معیاری چیز وہ تیار نہ ہو سکے اور اس کے لئے چھاپے مارے گئے ہیں Shops seal کی گئیں، بڑے بڑے ہوٹل Seal کئے گئے، بیکریز Seal کی گئیں اور جہاں پر ان چیزوں کا کہا گیا اور اس میں کافی حد تک موجودہ دور میں قابو پایا گیا ہے۔ جہاں تک ملاکنڈ ڈویژن کا تعلق ہے، مجھے اب علم نہیں ہے کہ یہ جو ہمارا فوڈ سیفٹی ایکٹ ہے، یہ ملاکنڈ تک Extend ہوا ہے یا نہیں ہوا؟ جس کی کلاز کا اس میں ذکر کیا گیا ہے Because کہ ہماری بہت سی

چیزیں جو ہیں جیسے رائٹ ٹو انفارمیشن، یونیورسٹی ایکٹ اور کتنی چیزیں، ہم نے ساری صدر پاکستان کو بھیجی ہوئی ہیں کہ ان کا دائرہ کار ملاکنڈ تک بڑھایا جائے لیکن چونکہ ہمارے صدر مملکت انتہائی مصروف ترین انسان ہیں، ان کو شاید ٹائم نہیں ملا کہ ہماری ان سمریز کے اوپر دستخط کرکے ہمیں بھیج دیں تاکہ ہمارے تمام قوانین جو ہیں، وہ فاٹا میں ملاکنڈ ڈویژن میں Extend کئے جا سکیں اور اس سے میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی بڑی ان علاقوں میں بھی تبدیلی آجاتی اور وہاں پر رائٹ ٹو انفارمیشن نہیں ہے، پورے صوبے میں آپ انفارمیشن لے سکتے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن کوئی آر ٹی آئی کے تحت نہیں کر سکتا، پورے صوبے میں رائٹ ٹو سروسز ہے، وہاں نہیں ہو سکتا۔۔۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: میڈم سپیکر! یہ ہم ٹی ایم ایز کے ذریعے جو انہوں نے نشاندہی کی ممبر صاحب نے پاپڑ کی، اور یہ ان کو ضرور چیک کروائیں گے، یا غیر معیاری مصالحہ جات اگر ملاکنڈ میں کہیں بھی بنتے ہیں، تو انشاءاللہ جلدی ہم آپ کے سامنے اس کی رپورٹ لے آئیں گے، ان سے مزید معلومات حاصل کر لیں گے ہم اس میں، اور میں اس فلور کو استعمال کرتے ہوئے صدر پاکستان سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ جتنے بھی ہم نے آج تک بے شمار سمریز بھیجی ہوئی ہیں، جتنے بھی یہاں پر ہم نے اس صوبے کے اندر ایکٹ اور بل پاس کئے ہیں اور ان کو ملاکنڈ کے اندر Enact کرنے کے لئے ہم نے بھیجی ہوئی ہیں، ان کو 23 مارچ اور 14 اگست کی مصروفیات سے فراغت ملے تو ہماری سمریز کو دستخط کر دیں تاکہ ہمارے تمام قوانین جو ہیں، وہ اس علاقے میں بھی اس کا نفاذ ہو سکے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay. Next one is Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 930, in the House.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، میں وزیر برائے زکواۃ وعشر و سوشل ویلفیئر کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ سپیشل ایجوکیشن سکول حیات آباد جہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں گونگے، بہرے اور معذور بچے زیر تعلیم ہیں۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Mushtaq Ghani, you will have to answer it, please. Ji, carry on.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میں مشتاق غنی صاحب سے جواب نہیں لوں گا میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں لیں گے تو پھر یہ جو ہے منسٹر۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مشتاق غنی صاحب کوئی ٹھیکدار نہیں ہیں، اس حکومت کے ہر محکمے کا اپنا منسٹر ہے، وہ کیوں نہ جواب دے؟

Madam Deputy Speaker: Okay, we will keep, پھر پینڈنگ کر دیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! آپ کے منسٹروں نے اس ہاؤس کو مذاق بنایا ہوا ہے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, actually, Sikandar Khan-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ میں نہیں جانتا، میں نہیں جانتا کہ آپ کی زیر صدارت جب اجلاس ہوتا ہے تو حکومت کے لوگ اسمبلی میں نہیں آتے ہیں، اس ہاؤس کو مذاق بنایا ہوا ہے، یہ جناب سپیکر صاحبہ! یہ کہاں کا انصاف ہے؟ اس ہاؤس کے تقدس کو، اس ہاؤس کے تقدس کو پائمال کیا جا رہا ہے جناب سپیکر صاحبہ، گزشتہ ساڑھے تین سالوں سے جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر سوال کا جواب ایک منسٹر دے، یہ باقی جو وزراء ہیں، اتنے وزیر اور آپ نے ایڈوائزر کیوں رکھے ہوئے ہیں، وہ کیوں نہیں اسمبلی آتے ہیں، یہاں پر وہ خود کیوں جواب نہیں دیتے؟ ہم غریب لوگوں کی، غریب صوبے کے غریب لوگوں کی آواز اٹھاتے ہیں، مشتاق غنی صاحب یہ کہتے ہیں، وزیر خوراک کی جگہ پر جواب دیتے ہیں، یہ کہتے ہیں سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے، پاپڑ بھی ٹھیک بن رہے ہیں، آئل بھی ٹھیک بن رہا ہے، انکے اپنے ضلع میں ایک فیکٹری وہاں پر آئل کی فیکٹری ہے، حرام کی گائے لوگ اٹھا کر لے جا رہے تھے، وہ فیکٹری والے، اور میڈم سپیکر صاحبہ! لوگوں نے شکایت کی آکر، پولیس سے پکڑوائی ہے، میں سمجھتا ہوں یہ 'سب ٹھیک' کی رپورٹ مشتاق غنی صاحب دے رہے ہیں، سراسر غلط ہے، خدارا اس صوبے کے عوام سے انصاف کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کا کوئسچن تو سکندر شیر پاؤ سے Related ہے، ان لوگوں کا آج یوم تاسیس ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو اگر نہیں ہے میڈم سپیکر صاحبہ! تو اس کو آئندہ ایجنڈے پر رکھ لیں۔

Madam Deputy Speaker: Okay, pending, I will do that.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معذور، گونگے اور بہرے بچوں کا مسئلہ ہے۔

Madam Deputy Speaker: I hundred percent agree with you.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور ان کو اگر بسیں آپ نہیں دیں گے، وہ کس طرح سکول میں پہنچیں گے؟

Madam Deputy Speaker: I agree with you more than hundred percent and it`s very pertinent question

ان شاءاللہ، نیکسٹ میں ہم لائیں گے، کسی اور کو ڈراپ کرکے اس کو لے آئیں گے انشاءاللہ۔اوکے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں نے یہ بالکل نہیں کہا کہ سب اچھا ہے صوبے میں، میں نے یہ کہا ہے کہ ہمارے تمام ادارے بھرپور کوشاں ہیں، میں نے اداروں کے نام گن دیئے اور اب بھی یہ چیزیں کئی جگہوں پر ہیں، انشاءاللہ ہماری بھرپور کوشش ہے کہ ان چیزوں کی بیخ کنی کی جائے اور ان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔

ارباب وسیم: میڈم سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، ایک ضروری بات عرض کرنا چاہتا تھا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، چلیں کریں، نماز لیٹ ہو جائیگی لیکن، جی جی، وایئ، ایجنڈے میں دو پوائنٹس ہیں، بس اس کو ختم کرلیں اور پھر میں آپ کے پاس آتی ہوں۔

ارباب وسیم: میڈم سپیکر! میں تھوڑا وقت لوں گا، زیادہ نہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک ہی، Last one ہے، یہ Last one ہے، یہ Last one ہے I will give you chance، اچھا، منسٹر فار لاء تو نہیں ہے، مشتاق صاحب پھر یہ کہیں گے کہ نہیں ہے لیکن

Minister for Law, on behalf of the honourable Minister, please move for the consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit Bill. Mushtaq Ghani Sahib.

Minister for Higher Education: Keep it pending till the arrival of the Minister.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پینڈنگ کریں۔

Minister for Higher Education: Because the Minister is not around.

Madam Deputy Speaker: Minister Transport is here.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: منسٹر ٹرانسپورٹ کرتے ہیں تو وہ کر لیتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: He is here.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: منسٹر ٹرانسپورٹ کو پھر کردیں۔

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Minister for Transport, Shah Muhammad Sahib.

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔ on behalf of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa میں اجازت چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ بل 2016 پیش کروں۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 38 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 38 may stand part of the Bill? Those who are favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 38 stand parts of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Passage stage, Minister Sahib.

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔ On behalf of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa اربن ماس ٹرانزٹ بل 2016 میں پاس کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Members: No.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The Bill is passed.

## نکتہ اعتراض

جناب سردار حسین : میڈم سپیکر، اس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اب تو ریکارڈ ہو گیا ہے، پاس ہو گیا ہے (تالیاں) This has been passed already.

(Pandemonium)

Madam Deputy Speaker: The Bill has been already passed. The Bill is passed. I will allow Babak Sahib to speak but because the Bill is passed. تو خیر ہے یہ اپنی رائے دے دیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، بابک صاحب اپنی بات کر لیں لیکن The Bill is already passed. چلیں، بابک صاحب،۔ پلیز۔

جناب سردار حسین: مجھے بات کرنے دیں، تھینک یو میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب شروع کریں۔

جناب سرار حسین: تھینک یو میڈم سپیکر، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب آپ پلیز سیٹ پر جائیں۔Order in the House، پلیز بابک صاحب۔.

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر، میں۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زرین ضیاء پلیز۔

جناب سردار حسین: انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑتا ہے اور مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے، یہ جو میرے سامنے کرسی ہے اس کرسی کو، اس اسمبلی کی تاریخ پر، آئین پاکستان میں اور جو ہمارے رولز آف بزنس ہیں، پہلی دفعہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ حکومت کے ماتحت ہے، یہ کرسی حکومت کے ماتحت ہے، اس ہاؤس میں ایک بل پیش ہوا ہے، تمام ممبران ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ ہمیں بولنے دیا جائے، ہمیں پوچھنے دیا جائے، وہاں سے اتنی جلدی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ادھر اتنی جلدی میں نہیں دیکھ رہا ہوں۔ آیا جس کرسی کے لئے ہم احترام رکھتے ہیں، آیا اس رویے کے بعد اس طریقے کے بعد مجھے پھر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے، کیا یہ کرسی وہ احترام نہیں کھو رہی؟ میں ریکویسٹ کرتا ہوں میڈم سپیکر! کہ This Chair is for the

custodian of the House, not for the custodian of the government (تالیاں) یہ انتہائی افسوس کی بات ہے، یہاں وہ ماحول نہ بنائیں جو آپ لوگوں کے جلسوں میں ہے، یہاں وہ ماحول نہ بنائیں جو آپ لوگوں نے پاکستان کی سیاست میں Introduce کیا۔ اسی اسمبلی کے ہم ممبر ہیں، یہ ہمارا Privilege ہے، یہ ہمارا حق ہے، مجھے پوچھنے کا حق ہے حکومت سے کہ وہ مجھے بریف کرلے۔ بل کی ایک ایک شق ایک ایک سیکشن آپ ہمیں چھوڑ نہیں رہے ہیں، پھر آپ کہتی ہیں کہ بل پاس ہو گیا، تو یہ بل کس نے پاس کیا، ہم ادھر کس لئے بیٹھے ہیں؟ کروڑوں عوام کے ہم نمائندے ہیں، اب ہاؤس میں کسی ممبر سے پوچھیں کہ جو بل آپ نے ادھر سے پاس کیا، اس بل میں کیا ہے؟ میں باہر جاکے میڈیا کو کیا بتاؤں، میں اپنے عوام کو کیا بتاؤں؟ میں دوبارہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ طریقہ چھوڑ دیں، میں اپنی بات پیش کر رہا ہوں، آپ ووٹنگ کر رہی ہیں، تو ہم تو اس بل کے مخالف نہیں ہیں، یہ بل ابھی اسمبلی میں آیا ہے، ہمیں پتہ چلے، یہاں پہ گیلریز میں میرے خیال میں سٹوڈنٹس بھی بیٹھے ہیں، سول سوسائٹی کے لوگ بھی بیٹھے ہیں، یہ تو لوگ اسمبلی کا مذاق اڑا رہے ہیں، خدارا اسمبلی کا مذاق اڑانا بند کردیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سردار حسین: مجھے بولنے دیں مشتاق غنی صاحب، یہ آپ لوگ کر رہے ہیں، یہ آپ لوگ کر رہے ہیں، آپ حکومت ہیں، آپ لوگوں کا اختیار، آپ حکومت ہیں، آپ کی عددی اکثریت ہے، آپ چیزوں کو بلڈوز کر رہے ہیں، آپ ضرور کرلیں لیکن آپ ہم سے یہ حق نہیں چھین سکتے کہ ہم بولیں گے نہیں، ہم پوچھیں گے نہیں، ہم دلیل سے بات نہیں کریں گے۔ اس طرح یہ جو روایت ہے، میں آج آخری بات کر رہا ہوں، اپوزیشن لیڈر صاحب بیٹھے ہیں، اگر یہ رویہ ترک نہ کیا گیا تو پھر میں اپنی بینچ سے، اپوزیشن لیڈر اپنی بینچ سے اور تمام اپوزیشن کے ارکان جو ہیں، وہ اپنی اپنی بینچوں سے، نہیں ہم ادھر سے اپنی اسمبلی کو Conduct کرلیں گے، یہ وارننگ کر رہا ہوں، آج ہمیں بتایا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اوکے، آپ Finished کرلیں، ممیں آپ کو جواب دیتی ہوں۔

جناب سردار حسین: Finished نہیں ہوا، ابھی Finished نہیں ہوا۔

Madam Deputy Speaker: Let me clear one thing.

جناب سردار حسین: Finished نہیں ہوا ابھی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، میں آپ کو بتاؤں For the media people, for the media people, please listen!

جناب سردار حسین: Finished نہیں ہوا ابھی، مجھے پہلے Finish کرنے دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا بابک صاحب، بابک صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

جناب سردار حسین: مجھے Finish کرنے دیں، آپ ہمیں یہ نہ بتائیں کہ کسی ممبر نے کوئی ترمیم نہیں لائی، ہم نہیں لائے ہیں لیکن یہ اسمبلی کا رول مجھے یہ حق دیتا ہے اور منسٹر صاحب پابند ہیں، پہلے ہمیں بریف کر دیں سارے ہاؤس کو سیکشن وائز کہ اس بل میں کیا ہے؟ اگر ہم Agree کرتے ہیں تو ہم 'ہاں' کر دیں گے، اگر ہم Disagree کرتے ہیں تو ہم 'ناں' کر دیں گے، بس مسئلہ صرف یہی ہے۔ میری یہ ریکویسٹ ہے حکومت سے کہ وہ سیکشن وائز بل کو ہاؤس کے سامنے لے آئے، جنہوں نے ساتھ دینا ہو وہ ساتھ دیں گے، جنہوں نے مخالفت کرنی ہو گی وہ مخالفت کر لیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, Babak Sahib; Babak Sahib, thank you very much. For the media people, this Bill was introduced in the House on 05-10-2016. Personally I believe as a Deputy Speaker, as a custodian of the House that we, the people, are given chance to read it and to bring amendments in it. How come, the Bill was passed on 05-10-2016 and there was no single amendment in it. How come in one hour, now we will bring amendments and we will discuss. Yes, Shah Farman Sahib.

(Applause)

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): شکریہ میڈم سپیکر، بابک صاحب نے بات کی کہ Clause by Clause ہمیں ڈسکس کرنا چاہیئے، قانونی طور پر آئینی طور پر بل ٹیبل ہو جائے اور اس کی ضرورت ہو تو وہ آپ تین دن بعد پاس کر سکتے ہیں۔ آج کی تاریخ اور پانچ تاریخ میں اگر آپ دیکھیں تو بارہ دن گزر گئے، اب ہم نے یہ بل آج اس لئے نہیں پاس کرنا تھا کہ ہم نے ویسے اپوزیشن کی بات نہیں سننی تھی۔ ایک تو ویسے ہی پشاور کا جو حال تھا، آپ سب کو پتہ ہے، Encroachments ہٹائی گئی ہیں، لوگوں کو تکلیف ہے، In good faith ہمیں اس لئے یہ کرنا پڑا کہ یہ ایک ایسا کام ہے کہ جو سارا پشاور انتظار کر رہا ہے، کیپیٹل ہے، ہم نے یہ کام کرنے ہیں اور In time کرنے ہیں۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ یہ ویسے ہی کوئی ضد میں پاس کیا گیا، اصولاً تو یہ ہونا چاہیئے کہ اگر اس کے اندر کوئی بہت بڑی ایسی کوئی بات ہو یا بابک صاحب کو نظر

آئے کہ وہ غلط ہے تو امنڈمنٹ لانی چاہیئے تھی، اگر امنڈمنٹ وہ نہیں لے کے آئے تو ڈیبیٹ کی جو بات وہ کر رہے ہیں، وہ یہ بالکل ایک کلیئر کٹ ایشو ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت In time اگر سال کے آخر میں پھر ہمارے پیچھے یہ باتیں ہوتی ہیں، Statements آجاتے ہیں کہ جی حکومت نے پیسے خرچ نہیں کئے، وہ سارا پیسہ ویسے کا ویسے ہی رہ گیا، اس کی حکومت کی یہ Capacity نہیں ہے کہ یہ خرچ کر سکے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر کلاز بائی کلاز، شق بائی شق اس قسم کے بلز کے اوپر جائیں تو شاید کوئی سال میں ایک یا دو بل ہی پاس ہوں۔ دوسری طرف سے میں سمجھتا ہوں کہ 18th Amendment جو پچھلی گورنمنٹ وہ لا چکے ہیں 2010ء میں، 18th Amendment اس کے حوالے سے اس اسمبلی کے اوپر بھی بہت بڑی ذمہ داری تھی اور اس اسمبلی کے اوپر بہت ذمہ داری ہے کہ اس کے نتیجے میں جو Legislation required ہے، وہ ہم کریں، وہ بھی ہمارے لئے ایک Uphill task ہے، اس کے لئے بھی ہم لگے ہوئے ہیں، اوپر سے پاکستان تحریک انصاف اور الائنس حکومت کے منشور کے مطابق Whistleblower ، Conflict of interest، احتساب کمیشن یہ سارے قوانین بھی ہمیں لانے پڑے، The Right to Information، تو اس اسمبلی کے اوپر قوانین کا اچھا خاصا بوجھ ہے اور اچھا خاصا کام، میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ پچھلی حکومتوں یا پچھلے سالوں کا Year by year اگر میڈم سپیکر! آپ دیکھ لیں تو آپ کو نظر آجائے گا کہ اس حکومت کی لیجسلیشن کا کتنا بڑا Burden تھا اور کتنی لیجسلیشن ہم نے کی ہے کیونکہ ادارے بنانے ہوتے ہیں، تو میں اپوزیشن سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ بالکل اس سلسلے میں یہ نہ سوچیں کہ یہ کوئی ہم نے ضد کے اوپر یا آپ کو ٹائم نہیں دیا، آپ کو چانس نہیں دیا لیکن بعض چیزیں ضروری ہوتی ہیں کہ آپ کر لیں۔ میں بابک صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس ملک کے اندر تو بجٹ اجلاس کے اندر بھی بل پاس ہوتے رہے ہیں، ایک دن کے اندر بھی بل پاس ہوا ہوا ہے لیکن صرف یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ضرورت ہے یہ کوئی Malafide کے اوپر ہم نے یہ نہیں کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ امنڈمنٹ لے کے آتے، اگر آپ اس کو پڑھتے اور اگر آپ اس کے اوپر کوئی اعتراضات لگاتے تو Definitely اس کا ہم ڈیٹیل میں آپ Response کرتے۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, Shah Farman. The session is adjourned till 03:00 pm afternoon, tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 18 اکتوبر 2016ء بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)